باب-86

معراج شریف

☆ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو باحرمت مسجد سے (یعنی مسجدِ کعبہ سے) مسجدِ اقصا (یعنی بیت المقدس) کی طرف اپنے آثارِ قدرت دکھانے کے لیے لے گیا جس کے اطراف ہم نے برکت دی ہے (ابراھیمؑ اور دوسرے بہت سے پیغمبر اور موسیٰؑ بھی وہی ہیں۔ عیسیٰؑ بھی وہیں پیدا ہوئے تھے)۔ بے شک وہ دیکھنے سننے والا ہے۔(سورۃ الاسراء / بنی اسرائیل : آیت 1)

☆ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ۔

ترجمہ: کیا تم پیغمبر سے جھگڑتے ہو (اللہ کی ملاقات اور) اس کے دیدار کے متعلق؟(سورۃ النجم: آیت 12)

❖ معراجِ شریف کے متعلق بہت سی قابلِ تفصیل باتیں ہیں۔

- بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراجِ شریف خواب میں ہوا تھا۔

دیکھو! خواب میں تو ہزاروں چیزیں دیکھی جاتی ہیں اوراس پر کوئی تنازعہ نہیں پیدا ہوتا۔ لہٰذا معراج خواب میں نہیں بلکہ دنیا میں ہوا ہے۔ اس کی ابتدا، عالمِ مادّی (material world) میں ہے اور انتہا، عالمِ علوی (celestial world) پر ہے۔

- کیا معراج کا ہونا ممکن ہے؟

بے شک ممکن ہے۔ جس طرح جبرئیلؑ کا اترنا حق ہے، ان کا اس عالم میں صورت شکل لے کر آنا ممکن ہے، اسی طرح حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم سے عروج فرما کر، لازم بشری کو

چھوڑ کر، دربارِ رب العزت میں پہنچنا بھی حق ہے۔ بے صورت جبرئیلؑ کا باصورت ہو جانا اور باصورت آنحضرتؐ کا بے صورت ہو جانا کچھ دشوار نہیں۔ لائقِ انکار نہیں۔ ذرا اتنا تو سوچو کہ ہم جو اس دنیا میں ہیں، مادّی ظلمتوں میں گرفتار ہیں، کیا ہم اس سے پہلے عالمِ مثال میں نہ تھے۔۔؟ کیا اس سے پہلے ہم عالمِ ارواح میں نہ تھے۔۔؟ کیا ہم علمِ الٰہی میں نہ تھے۔۔؟ بے شک تھے۔ سچ پوچھو تو ہماری "اَنَا" مادیات اور لواحقِ مادّیات دونوں سے جدا ہے۔ ہماری، ایک مثال ہے اور ایک حقیقت ہے۔ مثال تو وہ صورت ہے جس میں آنکھ، ناک، کان، ہونٹ وغیرہ ہیں۔ اور ایک ہماری "حقیقت" ہے جو اَنَا میں ہے۔ دیکھو! جنگ میں ہاتھ پاؤں کٹ جاتے ہیں۔ مگر اَنَا کو کیا ہوتا ہے وہ تو اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے یعنی جیسے پہلے تھی اب بھی ہے۔ صورت شکل سے پاک ہے۔ وہ ہماری تنزیہہ اور حقیقت ہے۔ یاد رکھو کہ مثال کے احکام اَور ہیں اور ذات کے احکام اَور۔ ہم اپنی اَنَا یعنی ذات کو نہیں دیکھ سکتے تو اللہ تعالیٰ کو کیا دیکھیں گے۔۔؟ لیکن دیدارِ الٰہی کا ہونا ممکن بھی ہے۔ ہم کو ہمارے مطابق اور رسول اللہ کو، رسول اللہ کے لائق۔ غرض ہم جس طرح اس دنیا میں معلوم ہوتے ہیں، مافوقِ عوالم میں بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج میں تشریف لے جانا دراصل اپنے قدیم محل (old place) کی طرف رجوع کرنا ہے۔

- معراجِ شریف کب ہوا؟

رسالت سے پانچویں سال ہوا۔

- معراجِ شریف کہاں اور کس وقت ہوا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں حضرت علیؓ کی بہن امِ ہانی کے گھر میں تھے۔ وہاں سے مسجدِ حرام میں آکر استراحت فرما ہوئے۔ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معراجِ شریف رات کے وقت وقوع پذیر ہوا۔۔ دیکھیں! مذہبی کاموں کا دار و مدار علمِ غیب پر ہے۔ بے دیکھے یقین کرنا ہی کمال ہے۔ اگر دن کو معراج ہوتا تو سب کو یقین آجاتا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ابو جہل میں کیا امتیاز رہتا۔۔؟ ایک دفعہ معراجِ مبارک کی خبر سن کر ابو جہل نے حضرت صدیقِ اکبرؓ سے کہا۔ "اب تو تمھارے پیغمبر عوالم علوی کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔ کیا تم اس کی تصدیق کرو گے"؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا۔ "اس میں شک کی کیا بات ہے جب میں اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ جبرئیلؑ عالمِ علوی سے اس عالم میں آیا جایا کرتے ہیں تو اگر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم سے عالمِ علوی کو جائیں تو شک کرنے کی کیا وجہ ہے"۔۔؟

- اَسْرٰی ، شب روی کو کہتے ہیں۔ پھر یہ لَیْلًا کیوں ؟

یہ بتانے کے لیے کہ شب بیداری کرنے میں خاص سرفرازیاں حاصل ہوتی ہیں۔ بعض عاشقانِ محمدی کا خیال ہے کہ معراج اگر دن کو ہوتا اور آنکھوں کے سامنے سے جسدِ مبارک غائب ہو جاتا تو عاشقانِ دیدارِ نبوتؐ، تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے۔ بِعَبْدِہٖ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معراجِ مبارک جسمانی ہوا کیونکہ جہاں جہاں عبد کا لفظ آتا ہے وہاں وہاں، جان وتن کا مجموعہ مراد ہوتا ہے، نہ کہ صرف جان وروح کا۔

- کیا معراجِ مبارک جسمانی ہوا یا روحانی ؟

جسمانی بھی ہوا اور روحانی بھی۔ جب تک عالمِ اجساد میں تھے جسمانی معراج تھا۔ اور جب آپؐ نے عالمِ علوی کی طرف توجہ فرمائی تو آپؐ کا جسمِ مبارک اسی کے لائق ہو گیا، اور معراجِ روحانی ہوا۔ ہم نے ابھی بیان کیا کہ بے صورت غیر مادی جبرئیلؑ کا مادّی صورت میں آنا اور آنحضرتؐ کا مادّہ چھوڑ کر غیر مادّی ہو جانا کچھ مشکل نہیں۔ آپؐ کو روحانی معراج تو ہمیشہ ہی ہوا کرتا تھا۔ بلکہ روحانی معراج تو غلامانِ محمدؐ کو بھی ہوتا ہے۔ جن پر عالمِ مثال منکشف ہو جائے وہ کیا کچھ نہیں دیکھتے۔۔؟ وارثانِ رسالت کو معراجِ جسمانی نہ سہی، نعلینِ نبوی کے صدقے سے، معراجِ روحانی ہو جاتا ہے۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجدِ کعبہ، مسجدِ بیت المقدس سے زیادہ با احترام ہے۔ ایک نماز، مسجدِ کعبہ میں پڑھی جائے تو اس کا مسجدِ اقصیٰ سے زیادہ اَجر ملتا ہے۔ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ۔(سورۃ آل عمران: آیت96) سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلا معبدِ الٰہی، کعبۃ اللہ اور اس کی مسجد ہی ہے۔ عام لوگ سمجھتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کو حضرت ابراھیمؑ نے بنایا۔ أَوَّلَ بَيْتٍ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلی عبادت گاہ، کعبہ ہے، جہاں عرفات میں آدم وحوا ملے۔

- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تھا تو پھر معراج کیوں ہوا؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم اپنے بندے کو اپنی نشانیاں اور آثار دکھائیں۔

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس تیزی سے بیت المقدس اور پھر عرشِ بریں کس طرح پہنچے ؟

دیکھو! اس پر بھی غور کرو کہ حضرت جبرئیلؑ بھی اسی سرعت سے عالمِ ارواح سے عالمِ ناسوت یعنی اس دنیا کو روزانہ آیا کرتے تھے۔ دراصل اللہ تعالیٰ بے جہت ہے۔ دیکھنے کے لیے جہت یعنی form کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اس سے پاک ہے۔ جبرئیلؑ بھی تو ناسوت (دنیا) کے اعتبار سے بے جہت تھے۔ اور وہ اس عالم میں آئے تو جہت ان کو بھی لاحق ہو گئی۔ اگر حضورؐ، عالمِ ملکوت میں پہنچ کر اس کی ضرورت کے مطابق بے جہت

ہو جائیں تو کیا دشوار ہے۔۔۔! ہر عالم کا ایک اقتضا ہوتا ہے، ایک demand ہوتی ہے۔ جب وہ عالم ہی نہ رہا تو اس کے عوارض یعنی اس کی appearances بھی نہ رہیں۔

- آنحضرتؐ، معراج میں پہلے مسجدِ اقصا کیوں پہنچے؟

اس لیے کہ وہاں تمام پیغمبر تھے۔ ان سے ملاقات بھی ضروری تھی۔ ان کے کمالات پر سے گذرنا بھی ضروری تھا۔ مسجدِ اقصا کی برکتوں سے بھی مالا مال ہونے کی حاجت تھی۔ پھر اس کے بعد، کمالاتِ محمدیؐ کی سیر ہے، قدرتِ خداوندی کے کرشمے ہیں اور آثار و اسرار کے مطالعہ سے سرفراز ہونا ہے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 15 صفحہ 1 تا 3 پارہ 27 صفحہ 29 تا 32 اور کتابچہ حقیقت معراج مولفہ حسرتؒ}

متفرقات۔ Miscellaneous

یہ نظر کیا ہے! شیطان کا تیر ہے۔۔۔! نہ غیر محرم کو دیکھیں گے، نہ کسی بُری بات میں مبتلا ہوں گے۔ نظر نیچی رکھنا، موحد کے لیے ضروری ہے۔ انسانی چہرے پر تشخیص کا اثر ہے۔ خصوصاً آنکھوں کا آنکھوں سے ملنا نگاہ کے ذریعہ سے دل میں گھس جانا، قیامت ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ نظر کی حفاظت کرتے ہیں ان کی نظر میں خوبصورت اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کے خطرات بند ہو جاتے ہیں۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 18 صفحہ 61}

Siddiqui Publications